

اولین و علماء پریشین کہ جنکی اکثر ارباب لیاقت و اصحابِ خبرت
 و فرست کو ضرورت ہوا کرتی ہے اگر کتب معتبرہ سے غلے
 سبیل لاختصار انتخاب کر کے ہدیہ ناظرین کیا جائے تو موجب
 انتہاء خاص و رفاہ عام ہوگا۔ اور یہ بھی خیال میں تھا کہ کوئی
 ایسا نام رکھا جاوے کہ اسم سے حالِ مستی بے تامل متبادر ہو
 الحمد للہ واللہ کہ بے نایت ایزدی بہت قلیل زمانے میں گوہر
 مقصود ہاتھ آیا یعنی انساں کتب بینی میں مضامین مرکوزہ خاطر
 کتب مندرجہ ذیل سے انتخاب کر کے یکجا کر دیا۔

پہلے اپنے اس دو مہینے کے رفیق کو بنام **لب التواریخ**
 موسوم کر کے مہجور الوصال ہوا۔ اس نتیجہ عرق ریزی کا نام
 باعتبار سنہ تالیف **تاریخ اولین** ہے۔

ناظرین !!۔ اگر آپ کسی جگہ غلطی یا بھول چوک پاوین اصلاح فرماوین یا دامنِ غفور

ماخذ کتاب ہذا

- (۱) تاریخ الخلفاء - از امام جلال الدین سیوطی۔
- (۲) مسامرات الابرار - از حضرت محی الدین بن العربی
- (۳) تزیینۃ المجالس - از شیخ عبدالرحمن شافعی۔
- (۴) بدائع زہور۔
- (۵) کشف الظنون عن اسامی الکتاب والفنون
از ملا کاتب چلبی۔

آغاز مقصود

جاننا چاہئے کہ حضرت محی الدین بن العربی نے مسامرات
میں لکھا ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آدم کے پانچ ہزار پانچ سو پچتر سال کے
بعد پیدا ہوئے۔

کتابی نے اس کلام کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ آدمؑ
کے بارہ سو برس بعد نوحؑ پیدا ہوئے

نوح علیہ السلام کے گیارہ سو برس بعد ابراہیمؑ پیدا ہوئے

ابراہیم علیہ السلام کے پانچ سو کچھتر برس بعد موسیٰؑ پیدا ہوئے

موسیٰ علیہ السلام کے گیارہ سو اوناسی برس بعد داؤدؑ پیدا ہوئے

داؤد علیہ السلام کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسیٰؑ پیدا ہوئے

عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو برس بعد جناب خاتم النبیین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

واقدی نے کہا کہ آدم علیہ السلام کے دنیا میں تسع

لانی کے چار ہزار چھ سو برس بعد پیدائش محمد ابن عبد اللہ

ابن عبد المطلب کی ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

محمد ابن اسحاقؑ نے کہا کہ بعد نزول آدم علیہ السلام کے

پانچزار چار سو چوبیس برس بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے

وہاب ابن منبہ نے کہا کہ نزول کے پانچ ہزار چھ سو برس کے
بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

محمد ابن اسحاق نے کہا کہ آدم کے بارہ سو برس کے بعد
نوح پیدا ہوئے۔

نوح کے گیارہ سو بیالیس برس بعد ابراہیم پیدا ہوئے۔

ابراہیم کے پانچ سو پچتر برس بعد موسیٰ پیدا ہوئے۔

موسیٰ کے پانچ سو اونہتر برس بعد داؤد پیدا ہوئے۔

داؤد کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسیٰ پیدا ہوئے۔

عیسیٰ کے چھ سو برس احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فارس کے مجوسیوں کی تاریخ میں ہے کہ بعد نزول آدم کے
 چار ہزار ایک سو پچاسی برس ^{۱۸۲} دس ماہ اور تیس ^{۱۹} یوم کے بعد احمہ
 مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔

اصحاب ^ع ریحان کی تاریخ میں ہے کہ طوفان نوح کے
 تین ہزار سات سو پچیس برس فارسی اور تین سو اونچاس
 دنوں کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخ یہود میں ہے کہ چار ہزار چھ سو بیالیس سال طوفان
 کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخ نصارا کے یونان میں ہے کہ بائیس ہزار سات
 سو بچتر سال اور چند مہینے طوفان کے بعد ہجرت واقع
 ہوئی۔

۷ یہ لوگ صاحب ایمان نہ تھے۔

انبیاء علیہم السلام کے مختصر حالات

از آدم تا نبی ہجرت

نور خون نے ذکر کیا ہے کہ عمر آدم علیہ السلام کی ایک ہزار سال کی تھی۔

بعضوں نے کہا کہ نو سو تیس سال کی تھی۔

اور بعضوں نے کہا کہ آٹھ سو سال کی تھی۔

ید اللع زہورین ہے کہ ثعلبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے

جب خمیر آدم علیہ السلام کا تیار کیا تو چالیس سال تک اُس پر

بارش ہمووم و غمووم کی برسائی۔ پھر اُس پر ایک سال تک

سرور و فرج کی بارش برسائی۔ ایسی بے غم زیادہ ہوا کرتا

ہے فرج سے اور خزن زیادہ ہوا کرتا ہی سرور سے۔

وہب ابنِ مُثَنِّب نے کہا کہ پہلے جسے افشارِ سلام
 کیا وہ آدمِ ہن۔ مابینِ آدم و حوا علیہما السلام کے
 پانچ سو سال تک جدائی تھی۔

ثبیت علیہ السلام

ثبیت ابنِ آدم کی عمر سات سو بارہ سال کی تھی۔
 ثبیت کے معنی عبد اللہ کے ہن اور یہ لفظ سریانی ہے
 بائبل کے قتل کے ایک سو برس بعد ثبیت علیہ السلام
 پیدا ہوئے۔

جس وقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اس وقت ثبیت علیہ
 السلام چار سو سال کے تھے۔

بدائعِ زہورین ہے کہ ثبیت علیہ السلام نو سو
 سال زندہ تھے۔

انوش ابن شیشہ کی عمر سات سو پینسٹھ سال کی تھی۔

فینان ابن انوش کی عمر سات سو بیس سال کی تھی۔

فینان نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جس کا نام عطنبوک

تھا اسی سے مہلائیل پیدا ہوئے۔ ۱۲

مہلائیل ابن فینان کی عمر آٹھ سو پینچانوے سال

کی تھی۔ ۱۲

ہرزو ابن مہلائیل کی عمر نو سو باسٹھ سال کی تھی۔

ہرزو ہی کے زمانے میں بت بنائے گئے۔ ۱۲

اور لیس پچھمبر

اور لیس ابن ہرزو تین سو پچاس سال دنیا میں رہا آسمان پر گئے

اور لیس کے باپ (ہرزو) بعد اوریس کے آسمان پر جانے

کے چار سو پینتیس سال زندہ تھے۔

نقصون نے کہا کہ جبوقت ادریس علیہ السلام آسمان پر
 گئے اُسوقت وہ چار سو پینسٹھ سال کے تھے۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ ادریس علیہ السلام جب آسمان
 پر گئے اُسوقت وہ تین سو پینسٹھ سال کے تھے۔ ۱۲
 متوشلیح ابن ادریس نو سو بیاسی سال زندہ تھے۔ ۱۲

حضرت نوح علیہ السلام

پیدائش نوح علیہ السلام کی بعد وفات آدم علیہ السلام کے
 آٹھ سو چپتیس سال کے ہوئی۔

نوح علیہ السلام جبوقت پینچہ سو سے۔ اُسوقت اُنکی عمر چار سو
 اسی سال کی تھی۔ اور جبوقت کشتی پر سوار ہوئے اُسوقت
 اُنکی عمر چھ سو سال کی تھی۔ اور بعد طوفان کے تین

سو پچاس برس زندہ تھے ۔

بعضوں نے کہا کہ جب پیغمبر سے اُس وقت پچاس سال کے تھے ۔

کسائی نے کہا کہ جب نوح علیہ السلام نے کشتی بنانے کا ارادہ کیا تو پروردگار نے اُنکے پاس وحی بھیجی ۔

کہ عوج بن عنق سے کہو کہ تمہارے لیے وہ لکڑی لاوے ۔ عوج بن عنق نے تمام لکڑیاں ایک بار کوفہ

سے حیرہ تک لا کر بھونچا دیں ۔ حیرہ ایک گاؤں بغداد کے قریب ہے ۔ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ کشتی نوح ۴۰

کی ایک ہزار گز لمبی اور چھ سو گز چوڑی اور تین سو گز بلند تھی

روایت ہے کہ چالیس برس تک نوح علیہ السلام کشتی بنائیں مصروف تھے ۔ اور کشتی میں حضرت

نوح علیہ السلام کے ہمراہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں
 تھیں۔ اور پہلے طبقہ میں آدمیوں کو اور دوسرے میں
 جانوروں کو رکھا تھا۔

سب کے بعد کشتی میں گدھا داخل ہوا۔

نوحؑ نے آدم و حوا علیہما السلام کے نقش کو
 بھی ایک تابوت میں رکھ کر کشتی میں اپنے ہمراہ لے
 لیا تھا۔

جس وقت اونکا انتقال ہوا اس وقت عمر اونکی ایک
 ہزار سال کی تھی۔

قرآن شریف میں ہے کہ نوحؑ اپنی قوم میں نو سو
 پچاس سال تھے

اور کشتی نوحؑ کی پانی پر ایک سو پچاس روز تک تھی۔

اور سام بد نوح کے چھ سو سال تک زندہ تھے

صالح علیہ السلام کا نسب



صالح بن عبید بن اسف بن ماسح بن عبید بن حاذر

ابن ثمود بن جابذ بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام

یہہ موافق فرمانے محی الدین بن العربی کے ہے۔

صالح علیہ السلام کا جس وقت انتقال ہوا اس وقت عمر انکی

اٹھاون سال کی تھی۔

ترجمہ نے ذکر کیا کہ صالح علیہ السلام دو سو اسی سال

زندہ تھے۔

ذکر ہو و پیغمبر علیہ السلام

بدائع زہورین ہے کہ ایک شخص حضرت علیؑ کے پاس

آیا۔ آپ نے اوس سے پوچھا کہ تم کس ملک کے رہنے
 والے ہو۔ اس نے کہا میں حضرت موت کا رہنے والا ہوں۔
 جوین کے قریب ہے۔ آپ نے اوس سے پوچھا کہ ہود
 کی قبر کا حال بھی جانتے ہو۔ اوس نے کہا۔ ہاں عہد جوانی
 میں اپنے دوستوں کے ہمراہ میں سیر کرتا ہوا ایک اونچے
 پھاڑ کے پاس جا پہنچا۔ ایک غار نظر آئی اس میں ہلوگ
 داخل ہوئے اوس غار میں ایک سونیکا تخت تھا جس پر
 ایک مردہ لیٹا ہوا کہ جس کا کفن بالکل بوسیدہ تھا۔
 بتا ملینے دیکھا تو اس شخص کی بڑی بڑی انکھیں تھیں۔
 اور دونوں ابرو ملے ہوئے اور دونوں رخسارے
 بھت صاف اور دونوں لب باریک اور لمبی دائری تھی۔
 اور اوس شخص کے سر کے نیچے ایک سفید پتھر رکھا تھا۔

اور اس پتھر پر یہ عربی عبارت لکھی تھی۔

هَذَا هُوَ دَنِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعَثَ إِلَى قَوْمِ عَادٍ
فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِالْبَرِيحِ الْعَقِيمِ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ
أَحَدٌ -

ابراہیم علیہ السلام کا نسب

ابراہیم بن تارخ (آزر) بن ناحور بن ساروغ بن رغو بن
قالح بن عابر (ہود) بن شالخ بن ارفخشذ بن سام۔
جس وقت نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا اس وقت
ابراہیم علیہ السلام کی عمر تیس سال کی تھی۔ اور قبل
آگ میں ڈالنے کے ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے
تیرہ سال تک قید رکھا تھا۔

جس وقت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا اس وقت

عمر انکی ایک سو پچھتر سال کی تھی۔

جب وقت حضرت سارہ کا انتقال ہوا اُس وقت عمر انکی ایک سو انیس سال کی تھی۔

نسب اسمعیل پیمبر

اسمعیل ابن ابراہیم ابن آذر۔

عمر اسمعیل علیہ السلام کی ایک سو پینتیس سال کی تھی اور قبر انکی حطیم میں ہے۔

عمر اسحق پیمبر

اسحق ابن ابراہیم علیہ السلام ایک سو اسی سال زندہ تھے

یعقوب پیمبر

یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم علیہم السلام ایک سو تالیس سال زندہ تھے۔ مورخین نے ذکر کیا ہے کہ تمام

انبیاء یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ مگر گیارہ
نبی کہ نام اُنکے یہ ہیں نوح۔ ہود۔ صالح۔ لوط۔ ایوب۔
شعیب۔ ابراہیم۔ اسمعیل۔ اسحق۔ عیسیٰ۔ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین۔

یوسفؑ

یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم علیہم السلام
یوسف علیہ السلام تین روز تک کوٹے میں تھے اُنپر چالیں
عورتیں فرشتہ ہو گئی تھیں نہ جنین سے نہ عورتیں بسبب
عشق کے ہلاک ہوئیں۔ یوسفؑ چھ برس قید خانہ میں تھے
زلیخا چالیس سال تک بعد نکاح کے یوسفؑ سے مصحبت
تھیں اور اُنکے دو لڑکے حضرت یوسفؑ سے ہوئے
جبکہ نام افرایم و منشا تھا۔

بنون نے افراسیم بزیادت شین منقوطہ لکھا ہے
 عمر حضرت یوسف علیہ السلام کی ایک سو دس سال کی تھی
 جبوقت اُنکے بھائیوں نے اُنہیں بیچا تھا اسوقت عمر
 اُنکی سترہ سال کی تھی۔ اور وہ اپنے باپ حضرت
 یعقوب سے چوبیس سال جدا تھے۔ اور سلمان
 فارسی نے کہا کہ مدت فراق چالیس سال تھی۔ اور
 فرمایا حسن نے کہ اسی سال تھی۔ اور کہا محمد ابن اسحق
 نے کہ اٹھارہ سال تھی۔

حضرت ایوبؑ کا

ایوب ابن مصوع ابن راح ابن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم
 علیہم السلام۔ یہ ترتیب نسب کی موافق قول وہب ابن
 منبہ کے ہے۔

اور بعضوں نے اُنکے نسب شریف کو اسطر جبر ذکر کیا ہے۔

ایوب ابن عوص ابن رعویل ابن عیص ابن اسحق
ابن ابراہیم علیہ السلام۔

اونکی بی بی کے نام میں اختلاف ہے۔ بعضوں

نے کہا کہ وہ الیاء بنت یعقوب ابن اسحق ہیں۔

اور بعضوں نے کہا کہ نام اُنکا رحمتہ بنت افراسیم ابن

یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ہے۔

سدی نے کہا کہ نام اُنکا رحمتہ ہے۔

اور ایوب علیہ السلام کی ماں لوط علیہ السلام کی بیٹی

تھیں۔

بدائع زہورین ہے کہ ایوب علیہ السلام کے پانچ بیٹے

عویل و مقیل و رشاد و رشید و بشیر تھے۔

وسہب ابن مسہب نے کہا کہ ایوب علیہ السلام تین سال تک بیمار تھے اور بدائع میں ہے کہ سات سال بیمار تھے۔ محمد ابن جریر طبری نے کہا کہ ایوب علیہ السلام تیرانوے سال زندہ تھے۔ اور بعضوں نے کہا دو سو دس سال تک زندہ تھے۔ بدائع میں ہے کہ تھتر سال زندہ تھے۔ اور بعضوں نے کہا اکیسویں سال زندہ تھے

نسب شعیب کا

شعیب ابن صفوان ابن غابر ثابت ابن مدین ابن ابراہیم ابن اسحق نے یوں روایت کی ہے کہ شعیب ابن یحییٰ مدین کی اولاد سے ہیں۔

مورخوں نے کہا کہ نام شعیب برکاترون تھا۔ اور دای

انکی لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ
وفات حضرت شعیب کی کمرہ میں ہوئی۔ اور وہ نابینا
تھے۔ مگر تعداد عمر کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کتنے دنوں زندہ
تھے

نسب حضرت خضر کا

خضر ابن بلکان ابن قانع ابن عابر ابن شالح ابن ارفخشذ
ابن سام۔ طبری نے کہا کہ نام انکا خضر تھا۔ اور بعضوں
نے کہا کہ نام انکا بلیار تھا۔ اور وہب نے کہا کہ نام
انکا اور یار ابن حلقیار تھا اور ہارون کے خاندان سے
تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ نام انکا خضرون تھا۔
محمد ابن اسحق نے کہا کہ خضر نبی ابو شعیب علیہ السلام کے
بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

انکی نبوت میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔

بدائع زہور میں ہے کہ سدی نے کہا کہ علماؤں نے
خضرؑ کے نسب میں اختلاف کیا ہے۔

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ شالح ابن ارفخشذ ابن سام
ابن نوحؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور ابن اسحاقؑ نے کہا کہ وہ

عیص ابن اسحاقؑ ابن ابراہیمؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور
تھاقشؑ نے کہا کہ وہ فرعونؑ کے بیٹے ہیں۔ لیکن

طبریؑ نے اس قول کو باطل کیا ہے۔ اور بعضوں

نے کہا کہ خضرؑ وہی النبیؑ (الیاسؑ کے دوست) ہیں

اور یہ قول مرجح ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ خضرؑ کانام

ارمیاہؑ ہے اور یہ قول مرجح ہے۔ اور استاذ حافظ

ابو القاسم عبداللہ ابن الحسن نخعیؑ نے کتاب التعلیف

مین کہا کہ خضر عا میل بادشاہ کے لڑکے ہیں۔ اور عا میل
عصی بن اسحق کی اولاد سے تھے۔ شیخ ابو بکر ابن
العربی نے کہا کہ خضر نے ایک سو سال کے ہو کر
انتقال کیا۔ ابن اسحق اور ابو بکر بن ابی الدنیا نے
کتاب الہوائف بن روایت کی ہے کہ جب کا مفہوم یہ ہے
کہ خضر زمانہ وصال تک زندہ رہیں گے۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ نام خضر کا ایلیار اور کنیت
انکی ابو العباس ہے۔ شیخ ابو بکر ابن العربی نے کہا کہ
خضر نے اکیس سو سال زندہ رہ کر انتقال فرمایا۔ بخاری اور
اہل حدیث کا بھی اس کلام پر اتفاق ہے۔

جمہور علماؤں کی یہ رائے ہے کہ وہ نبی تھے اور بعض
علماؤں کی یہ رائے ہے کہ وہ نبی اور رسول دونوں تھے

اوپر وحی نازل ہوتی تھی اور چند علماؤں کی یہ رائے ہے کہ وہ مرد صالح تھے لیکن نبی نہ تھے۔ صحیح قول یہ ہے کہ وہ نبی تھے اور رسول نہ تھے۔ اسی قول کو علماؤں نے ترجیح دی ہے۔ عمر و ابن دینار نے فرمایا کہ خضر اور الیاس جب تک کہ دنیا میں قرآن شریف موجود رہے گا اس وقت تک زندہ رہیں گے۔

ابن عباس نے فرمایا کہ خضر اور الیاس ہر سال عرفات میں ملتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہیں اور بال کو ساتھ اپنے لیجاتے ہیں۔

مسامرات میں ہے کہ نضر آبجیات سے انہوں نے کچھ پانی لایا مین پی لیا تھا لہذا وہ اب تک زندہ ہیں۔ یہ روایت صاحب کتاب اخبار الزمان نے طبری سے کی ہے

نسب موسیٰ و ہارون کا

موسیٰ اور ہارون علیہما السلام دونوں علیٰ بنی (حقیقی) بہائی تھے۔ باب ادن دونوں صاحبوں کے عمران ابن یصہر ابن فاہت ابن لاؤسے ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم ہیں۔ اور انکی مان کا نام لوخانت ہانہ ابن لاؤسے ابن یعقوب ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ نام انکی مان کا یوحاندہی ابن اسحق نے کہا کہ نام انکا یخیب ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ نام انکا لوخانت حاندہ ہے۔ جبوقت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو مارا تھا اسوقت انکی عمر اکتالیس سال کی تھی۔ اور وہ مدین میں اوتالیس سال تھے۔

اونکی شادی ہوئی صفورار بنت شعیب سے اور انہوں نے

گیارہ ماہ تک دعوت اسلام کی فرمائی۔

ہارون علیہ السلام کی عمر ایک سو سترہ سال کی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کی عمر اکیسویں سال کی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع ابن نون خلیفہ ہوئے۔

ابن اسحق نے کہا کہ نبوت موسیٰ علیہ السلام کی اذنی شیا

ہی بن یوشع ابن نون کو دی گئی۔

لسب یوشع ابن نون موسیٰ کا

یوشع ابن نون ابن افراسیم ابن یوسف ابن یعقوب ابن اسحق

ابن ابراہیم۔

یوشع علیہ السلام نے بعد موسیٰ کے جہاد کرنا شروع کیا۔

پروردگار نے اُن کے ہاتھ تیس شہروں کو فتح کرایا۔ اور

اونہوں نے تیس بادشاہوں کو قتل کیا۔

عمر انکی اکیسودس سال کی تھی۔ اور وہ اٹھائیس سال
 بنی اسرائیل کی درستگی میں مصروف تھے اور انہوں نے
 اپنا خلیفہ ایک مرد صالح کو بنایا۔ جسکا نام غالب ابن یوقنا
 تھا۔

ذکر حزقیل علیہ السلام کا

طبری نے ذکر کیا کہ مورخوں نے اس میں اختلاف نہیں
 کیا کہ بدروش کے اٹکا خلیفہ غالب ابن یوقنا تھا۔ بعد اُن
 کے حزقیل ابن یوقنا خلیفہ ہوئے

نسب حضرت الیاس کا

طبری نے کہا کہ جب حزقیل علیہ السلام کا انتقال ہوا تو
 بنی اسرائیل عبادت خدا سے منحرف ہو کر بتوں
 کو پوجنے لگے۔ اسوقت پروردگار نے الیاس

علیہ السلام کو نبی کر کے اور لوگوں کے پاس
بھیجا۔

الیاس ابن عیزار ابن ہارون ابن عمران ابن بصیر
ابن فہرث ابن لاوی ابن یعقوب ابن اسحاق
ابن ابراہیم علیہ السلام۔
بعضوں نے کہا کہ وہی اورین علیہ السلام ہیں۔ اور
وہ آسمان پر ہیں۔

ذکر الصبیح علیہ السلام کا

الصبیح ابن نخطوب علیہ السلام الیاس علیہ السلام کے شاگرد
تھے۔

ذکر شمول علیہ السلام کا

شمول علیہ السلام جب چالیس سال کے ہوئے پروردگار
نے

اونکو نبی کیا۔ حضرت شمویل کے باپ کا نام یالا ہے
اور بعضوں نے کہا ہلتیا ہے۔

شمویل علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔ اور وہ
بنی اسرائیل کی ہدایت میں گیارہ سال مصروف تھے

ذکر داؤد علیہ السلام کا

داؤد ابن بکس ابن عوبال یہودا کی اولاد سے ہیں۔
بجتر قسم کی آواز سے زبور پڑھتے تھے۔

داؤد علیہ السلام کے متنازی پیلیان تھیں اور وہ اکیسواں
تک زندہ تھے۔ بادشاہت داؤد علیہ السلام کی چالیس
سال تک تھی۔

اون کے جنازہ میں چالیس ہزار راہب یعنی علماء
بنی اسرائیل شریک تھے۔

ذکر سلیمان علیہ السلام کا

جب سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے بعد بادشاہت کے متولی ہوئے۔ اُس وقت عمر اونکی بارہ سال کی تھی۔

ہوا۔ اور آدمی۔ اور جن۔ وغیرہا اُن کے مسخرات سے تھیں۔

سلیمان علیہ السلام نے چار سال بادشاہت کر کے بیت المقدس کی بناؤ الی اور بعد سات سال کے اُس سے فراغت حاصل کر لی۔

جب اونکی بادشاہت کو پچیس سال کا زمانہ گزر رہا تھا اُن کے پاس سبا کی رانی حبکا نام بلقیس تھا الی حضرت سلیمان علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد اونس کے بیٹے راخیم نے
سترہ سال بادشاہت کی۔

ذکر حضرت شعیار وارمیار کا

حضرت شعیار وارمیار و صدیق علیہم السلام کی عمر و وفات
کا پتہ نہیں لگتا۔ لیکن اس قدر کتب معتبرہ سے البتہ
معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل سے تھے
مسامرات میں ہے کہ ملک اور بادشاہت داود اور
ان کے بیٹوں میں چار سو تیرین سال تک قائم رہا۔
ابن اسحق نے کہا کہ ارمیار وہی خضر بن۔

ذکر دانیال مغیر کا

کتب تواریخ میں مذکور ہے کہ ابوموسیٰ اشعری (صحابی)
نے دانیال علیہ السلام کی قبر سولیس میں پائی تھی۔

اور کو قبر سے نکال کر عمدہ کفن پھنسا کے پھر دفن کر دیا۔

ذکر عزیر علیہ السلام کا

عزیر علیہ السلام کی نبوت میں اختلاف ہے۔

مسامرات میں ہے کہ دو علماء بنی اسرائیل سے تھے۔

بنی نہ تھے۔ عتبی نے کہا کہ خبر دی مجھے بالفتح

نصر ابن الفرج حنبلی نے مکہ میں۔ اور ابن اُنسے کتاب

سنن ابی داؤد سنبتا تھا۔ جب ذکر عزیر علیہ السلام

کا آیا۔ تب فرمایا انہوں نے کہ اُنکا نام انبیاءون کے

دفتر سے سٹا دیا گیا۔ اور کا ذکر انبیاءون میں نہیں کیا

جاتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی پیدائش سے عزیر

علیہ السلام کی وفات تک پانچ سو چونتیس سال ہوئے
حضرت عزیر علیہ السلام چالیس سال بنی اسرائیل کی
ہدایت میں مصروف رہے۔

ذکر یونسؑ و عجمہ کا

یونس بن مثنیٰ علیہ السلام اہل نینوی کی طرف مبعوث
ہوئے تھے۔ اور اُنکے مبعوث میں اختلاف ہے
بعضوں نے کہا کہ سلیمان علیہ السلام کے بعد مبعوث
ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ بعد الیاس کے اور
بعضوں نے کہا کہ بعد شعیب علیہ السلام کے۔

ذکر زکریاؑ و عجمہ کا

زکریا بن بکر خیا سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے ہیں
اور بعضوں نے کہا کہ زکریا کے باپ کا نام اذن تھا۔

یاور ہے کہ ذکر یا اور عمران مریم کے باپ دونوں ساڑھو تھے یعنی ایک بہن سے ذکر یا نے شادی کی اور دوسری سے عمران نے۔ اسی واسطے کفیل مریم کی پرورش کے ذکر یا علیہ السلام ہوئے۔ کیونکہ عمران علیہ السلام کا انتقال ہو چکا تھا۔ کلام پاک و کفیل ذکر یا سے اس طرف اشارہ ہے۔

ذکر یا علیہ السلام جب بہت ضعیف ہوئے تو اونکو خداوند کریم نے فرزند عنایت فرمایا۔ جسکا نام رکھے تھا۔

ذکر رکھے علیہ السلام کا

بچے اور مریم علیہا السلام دونوں خالہ زاد بہائی بہن تھے۔ بچے علیہ السلام حضرت عیسیٰ کے خالہ زاد مامون تھے۔

علیہ السلام حضرت یحییٰ کی پیدائش کے
تین سال بعد پیدا ہوئے۔ اور بعضوں نے کہا
تین سال چھ ماہ بعد پیدا ہوئے۔

حضرت یحییٰ ابن زکریا ملک ساہور میں پیدا ہوئے
اور پیدائش انکی سکندر کے تین سو تین سال بعد
واقع ہوئی۔

سدری نے کہا کہ یحییٰ ابن زکریا فلسطین میں
فوج کیے گئے۔ اُنکے اعضا سب جسم سے کاٹ کر
علیحدہ کر لیے تھے۔ چنانچہ۔ جب انکا فلسطین
میں اور سر مبارک شام میں اور دونوں ہاتھ اُنکے
بیروت میں اور دونوں پانوں صیدار میں مدفون
ہیں۔

تعلیٰ نے کہا کہ تجھے علیہ السلام کی عمر پچانوے سال کی تھی۔

قتادہ نے کہا کہ بخت نصر بابلی نے جب تجھے کے خون کو زمین پر جوش مارتے دیکھا تو تجھے کے عوض میں اُسے ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔ یہاں تک کہ جوش اُسکا موقوف ہو گیا۔

قصہ

ایک بادشاہ بنی اسرائیل نے تجھے علیہ السلام سے کسی عورت کی شادی کرنے کا مشورہ کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ زانیہ ہے۔ عورت نے جیلہ سازی کر کے تجھے علیہ السلام کو بادشاہ سے قتل کرایا۔

بہت دنوں تک زمین پر اذگیا خون جوش مارتا تھا

خروش بادشاہ بابل نے بنی اسرائیل کے بادشاہ
 پر جو کہ قاتل یحییٰ تھا۔ چڑھائی کی۔ تو یحییٰ علیہ السلام
 کے خون کو دیکھا کہ زمین پر جوش مارتا ہے۔
 چونکہ بادشاہ بابل (خروش) اس قصہ سے واقفیت
 رکھتا تھا۔ لہذا اُس نے یحییٰ علیہ السلام کے انتقام
 میں بہت لوگوں کو مار ڈالا۔ اور بیت المقدس کو ویران
 کر دیا۔

ذکر عیسیٰ علیہ السلام کا

عیسیٰ ابن مریم بنت عمران علیہ السلام سکندر کے
 تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔
 بعضوں نے کہا تین سو اونیس سال بعد پیدا ہوئے
 عیسیٰ علیہ السلام کی ماں حضرت مریم سلیمان علیہ

السلام کی اولاد سے تہین۔

روض الریاحین میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
اپنی مان کی ناف سے پیدا ہوئے۔

عقائق میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی مان نے
انکے آسمان پر جانے کے قبل انتقال فرمایا۔

مسامرات میں ہے کہ بعد عیسیٰ علیہ السلام کے انکی
والدہ حضرت مریم چھ ماہ تک زندہ تھیں۔

حقوق عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اسوقت
وہ تیس سال کے تھے۔ اور نبوت انکی تین
سال تھی۔

شب قدر کو بیت المقدس عیسیٰ علیہ السلام آسمان
پر تشریف لیگئے۔

وہب نے کہا کہ تین گھنٹہ تک روح انکی مسلوب
تھی بعد اسکے آسمان پر بلا لیے گئے۔

چونکہ عیسیٰ علیہ السلام تین سال یحییٰ علیہ السلام کے
چھوٹے تھے اور یحییٰ علیہ السلام سکندر کے تین سو
تین سال بعد پیدا ہوئے۔ تو اس حساب سے عیسیٰ علیہ
السلام تین سو چھ سال بعد پیدا ہوئے اور جنہوں نے
کہا کہ تین سو ونیس سال بعد پیدا ہوئے اگر یہ قول
صحیح ہو تو یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ کے
تین سال چھوٹے تھے غلط ہوگا۔

اور جنہوں نے یہ کہا ہے کہ عیسیٰ یحییٰ کے تین
سال چھوٹے تھے۔ اگر یہ قول صحیح ہو تو یہ کہنا کہ عیسیٰ
سکندر کے تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔ غلط ہوگا۔

الحاصل یہ مقام غور ہے۔

ذکر اصحاب کہف کا

سری نے کہا کہ کہف ایک غار ہے اوس پھاڑ
 بن جسمین وہ لوگ رہتی تھے اور رقیم ایک تختی رصا
 کی ہے۔ جس پر اصحاب کہف کے نام اور ان کے
 قصے لکھے ہوئے ہیں اور وہ تختی اس غار کے
 دہانہ پر رکھی ہوئی ہے

وسیب ابن منبہ نے کہا کہ اصحاب کہف ابنا
 روم سے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ کے زمانے کے
 بعد ان لوگوں کا زمانہ تھا۔ جس شہر میں وہ لوگ
 رہتے تھے اسکا نام افسوس تھا۔

بعد اشاعت اسلام کے لوگوں نے اُس شہر کا نام

ترسوس رکھا۔

اصحاب کہف کے کتے کا نام قسطنطین تھا۔ اور وہ بلیق
سیاہ و سفید تھا۔

جسوقت دقیانوس کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اصحاب
کہف اُسے خدا نہیں جانتے اُسوقت وہ اُن
لوگوں کی تلاش کیواسطے چلا۔ جب اُس غار
میں جہان وہ رہتے تھے داخل ہوا تو اُن لوگوں کو
سوتا پا کر غار کا منہ بند کرادیا

تین سو نو برس تک وہ لوگ بدستور سوتے رہے
اسکے بعد بیدار ہوئے۔ انہیں سے تملیخا ابن قسطنطین
دقیانوسی سکے لیکر سمراہ اُس راعی یعنی چرواہے
کے جو بسبب بارش کے اُس غار میں آکر چب رہا

تھا۔ پھر افسوس میں گئے۔ جب تملیخانے شہر سے
 واپس آکر دقیانوس کے مرنے اور عیسیٰ علیہ السلام
 کے ظاہر ہونے کا حال اپنے ساتھیوں سے
 بیان کیا۔ تب اُن لوگوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ
 ہم لوگوں کی روح قبض کر لے۔ تاکہ ہلوگوں کے
 حال سے کوئی مطلع نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سدری نے کہا کہ وہ چھ آدمی ہیں اور ساتواں چرواہا
 ہے۔ اور آٹھواں قطیر کتا اور نوں کا ہے۔ عزیز
 نے کہا کہ جس بھاڑ میں وہ لوگ ہیں وہ تریس شہر کے
 قریب ہے۔ اور وہ کچھ معروف و مشہور ہے اور وہاں
 لوگ زیارت کیواسطے بھی جاتے ہیں اور انکا شمار
 بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

قُلْ رَبِّیْ اَعْلَمُ بِعِبَادِیْ قُلُوبِهِمْ مَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا
 قَلِیْلٌ ط یعنی کم لوگ ہیں جو انکے حال کو پوری طور
 سے جانتے ہیں۔ فرمایا ابن عباسؓ نے کہ میں انہیں
 کم لوگوں میں سے ہوں جو کہ انکے حال اور شمار کو
 پوری طور سے جانتے ہیں۔

قصہ ذوالقرنین کا

بعضوں نے کہا کہ ذوالقرنین صفاک کی اولاد
 سے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ داربادشاہ
 اصغر و بابل و مدائن شرقیہ کے بیٹے تھے
 اور انکے نانا نے جبکا نام فیلسوف تھا اونکی
 پرورش کی تھی۔ اور فیلسوف روم کا بادشاہ
 تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عکرمہؓ

نے فرمایا کہ سکندر ذوالقنین یونان ابن یافت
 ابن نوح کی اولاد سے تھے اور انکی ناک تین ہا
 لابی تھی۔ اسی پر انکے جسم کو قیاس کرنا چاہیے
 بعضوں نے کہا کہ وہ ایک ہزار سال سے زیادہ
 زندہ تھے۔ انکی نبوت میں ہی مثل خضر اور لقمان
 کے اختلاف ہے۔ عکرمہ نے کہا کہ وہ نبی
 مرسل تھے۔ اور اہل بابل کی طرف مبعوث ہوئے
 تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو سال پیشتر
 گزرے ہیں۔

وسیب ابن منبہ نے کہا کہ وہ ایک مرد صالح تھے
 نبی نہ تھے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ وہ ابراہیم کی دین پر

تھے اور نمرود بن کئشان سے لڑتے تھے۔
 ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ میں علماؤن نے دس جہیز
 بیان کی ہیں جو بوجہ اختصار کے اس جگہ فروگزاشت کی گئیں
 ثعلبی نے کہا کہ بنارس سکندری سے ہجرت
 تک ایک ہزار پانچ سو تیس سال گزرے۔

ذکر یاجوج ماجوج کا

حسن بصری نے کہا کہ یاجوج ماجوج یافتہ ابن نوح
 کی اولاد سے ہیں۔ سدی نے کہا کہ وہ تین
 قسم کے ہیں۔ ایک قسم مثل کھجور کے درخت کے
 لہبے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ وہ بیس گز لانے
 ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہیں کہ انکا طول
 و عرض برابر ہوتا ہے۔ ایک کان کو اوڑھتے

دوسرے کان کو بچھاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ کسی جاندار کو زندہ نہیں چھوڑتے۔ اور اپنی ترقی کے مرد و نکو پہی کہا جاتے ہیں۔ تیسری قسم وہ ہیں کہ نہایت پست قد میں بعض ایک بالشت کر اور بعض دو بالشت کر سوتے ہیں۔ انہیں سے کوئی بغیر ایک ہزار اولاد دیکھ سکتے ہیں مرتا۔ اور بسبب کثرت کے اُکھا شکار ممکن نہیں۔ خدا اُن سے محفوظ رکھے۔

قصہ اصحابِ خرد

وہب ابن منبہ نے کہا کہ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بڑا ظالم و موذی تھا۔ شبکو حالت نشہ میں اُس نے اپنی بہن سے نکاح کیا۔

اور صبح کو بعد اُترنے نشہ کے اپنی زمانہ کے
 علما و نگو جمع کیا اور کہا کہ ہم کو اس بات کی اجازت
 دو تاکہ میں اپنی بہن کو اپنے نکاح میں رکھوں
 علماؤں نے اس امر قبیح کی اجازت نہ دی۔ اُس وقت
 بادشاہ کی بہن نے اُس کو یہ را سے دی کہ اپنی رعایا
 کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ نے بہنوں کے ساتھ نکاح
 جائز کیا ہے۔ جب اُس زمانہ کے نبی کو جو اُن لوگوں
 کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہ خبر پہنچی تو انہوں نے
 اُن لوگوں کو اس بات سے باز رکھنا چاہا اور مانع آئے۔
 جب بادشاہ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ نبی نے اس بات سے
 انکار کیا ہے تو نبی کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ تم لوگوں کو
 خبر دو کہ اللہ تعالیٰ نے بہنوں سے نکاح حلال کیا

لیکن نبی نے منگو رنکیا اور بھراکار کیا اور کہا کہ یہ
 سہرگڑ حلال اور جائز نہیں ہے اور ہم خدا کی جانب
 جو ٹھہ امر منسوب نہیں کر سکتے۔ بادشاہ فری کھن علیا خد قنر

حال عوج بن عشق کا

عوج بن عشق کی عمر چار ہزار پانچ سو برس کی تھی اور موسیٰ
 علیہ السلام کے زمانہ تک موجود تھا۔ بدائع زہورین ہے
 کہ بلاد تترین ایک نہر ہے جس کا نام طائی ہے۔ اور
 ایک بہت بڑا اوسپرٹل ہے۔ کہتے ہیں کہ عوج بن
 عشق کی پسلی کے ہڈی سے وہ پل بنا ہے۔ کسائی
 نے کہا کہ علماؤن نے اس بات میں اختلاف کیا ہے
 کہ طوفان کا پانی زمین پر کتنے دنوں تک تھا۔ بعضوں
 نے کہا چھ ماہ اور بعضوں نے کہا کہ ایک سو پچاس

دنوں تک تھا۔ ومن شمار زیادۃ الاطلاع علی مذاہب اربعۃ الی کتب القیوم

شَدَّادِ ابْنِ عَاد

وہب ابن منبہ نے کہا کہ شَدَّادِ ابْنِ عَادِ بنِ عَوْصِ بنِ اَدَمِ
ابنِ سامِ بنِ نُوحِ کثیر الاولاد تھا۔ بعضوں نے کہا کہ اُسکے
چار ہزار لڑکے اور ہزار بیٹیاں تھیں اور وہ ہزار سال
زندہ تھا۔

کہا وہب نے کہ تمام دنیا کے مالک چار بادشاہ ہوئے
جنہیں دو بادشاہ مومن اور دو بادشاہ کافر تھے
حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام اور اسکندر
ذوالقرنین مومن تھے۔ اور شَدَّادِ ابْنِ عَادِ اور نُحُورُ
ابنِ کنعان کافر تھے۔ اور بعضوں نے بخت نصر کو بھی
ذکر کیا ہے۔

کسانی نے کہا کہ تین سو برس میں شداد فی بہشت طیار
 کرائی تھی۔ جب قدر آدمی اُسکے ہمراہ بہشت میں داخل
 ہونے کو گئے۔ سب کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں بھیج دیا
 سدی نے کہا کہ وہ بہشت اب تک باقی ہے۔
 حضرت معاویہ کے خلافت میں ایک اعرابی جس کا نام
 عبداللہ بن قلابہ تھا ^{۴۴}سکھہ میں بہشت شداد میں گیا
 تھا۔ کذا فی البدائع۔

ذوالکفل عجیب

عربی نے کہا کہ ذوالکفل کو ذوالکفل اس لیے کہتے ہیں
 کہ پروردگار نے اوند کو نبی اسرائیل کے ایک بادشاہ
 (کنعان) کے پاس بھیجا تھا۔ اُس کو ایمان سے مشرف
 کیا۔ اور اُسکے لیے جنت کے کفیل یعنی ذمہ دار ہوئے

اسی لیے ذوالکفل مشہور ہوئے۔ بدائع زہور میں ہے کہ لام بن و عام بادشاہ نے بشیر بن ایوب کا نام ذوالکفل رکھا تھا۔ مجاہد نے کہا کہ وہ نبی نہ تھے۔ اور طبری نے کہا کہ ذوالکفل بشیر بن ایوب ہیں۔ بعد ایوب علیہ السلام کے اللہ نے انکو نبی کیا۔ ذوالکفل علیہ السلام ہر روز ایک سو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔

ذکر حضرت لقمان علیہ السلام کا

لقمان حکیم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے غلام حبشی نژاد تھی۔ اُس شخص نے انکو آزا کر دیا تھا۔ لقمان داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں تھے اور ان کے باپ کا نام باران تھا۔

بعضوں نے کہا کہ لقمان عار کے زمانہ میں تھے
اور انکی نبوت میں اختلاف ہے۔

عکرمہ نے فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے
تھے۔ وہ باب ابن منبہ نے کہا کہ وہ مرد صالح تھے
نبی نہ تھے۔ بنی اسرائیل حکمت سیکھنے اور وعظ
سننے کیلئے لقمان کے پاس برابر آیا کرتے تھے
اور انکا انتقال شہر مدینہ میں ہوا۔

سُدی نے کہا کہ لقمان کے قبر شریف کمرہ گرد
ستر نبیوں کی قبریں ہیں۔ بے غلبہ بھوک و پیاس
کے سب نبیوں نے ایک ہی روز انتقال فرمایا۔
وہ باب ابن منبہ نے کہا کہ انبیاء و نبیوں سے تین نبی
سیاہ نام تھے۔ ایک لقمان دوسرے ذوالقرنین تیسرے

صاحب الاخدود۔

بعضوں نے کہا کہ لقمان علیہ السلام دو سو سال
زندہ تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ تیرہ سو سال زندہ
تھے۔

ذکر نزول کتب مبارکہ

صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کے اول شب رمضان میں
نازل ہوئے۔ تورات سات سو سال صحیفہ ابراہیم
کے نزول کے بعد چھوٹے تاریخ رمضان کو نازل
ہوئی۔ اور زبور تورات کے پانچ سو سال بعد رمضان
شریف میں نازل ہوئی۔ اور زبور کے چھ سو بیس
سال بعد اٹھارہویں شب رمضان کو انجیل نازل
ہوئی۔ اور نزول انجیل کے چھ سو بیس سال بعد

ستائیسویں رمضان شریف کو قرآن شریف نازل ہوا

احوال آنحضرت و صحابہ کرام و علماء عظام

امام نووی نے تہذیب الاسمار واللغات میں لکھا ہے کہ
قاضی ابوبکر بن العربی بعض صوفیہ کرام سے نقل کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہیں۔
جنہیں سے ایک ابوالقاسم ہی ہے۔

فرمایا کہ اباجبار رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کا نام جنتوں
نزدیک عبدالکریم اور دوزخوں کے نزدیک عبدالجبار
اور حلالان عرش کے نزدیک عبد الحمید اور باقی
فرشتوں کے نزدیک عبد الحمید اور انبیاء علیہم السلام
کے نزدیک عبد الوہاب اور شیاطین کے نزدیک

عبد القہار اور جہاتون کے نزدیک عبد الرحیم اور بہارون
 بن عبد الخالق اور خشکی بن عبد القادر اور دریا و نمین
 عبد المہمین اور سانپوئین عبد القدوس اور ہوام کے
 نزدیک عبد الغیاث اور چڑیوں کے نزدیک عبد الغفار
 اور مومنوں میں احمد و محمد مشہور ہے صلی اللہ علیہ
 وآلہ و صحبہ و سلم

جب آنحضرتؐ کی مان نے انتقال فرمایا اُس وقت آپؐ کی
 عمر شریف چھ سال کی تھی۔ اور آپؐ کی والدہ ماجدہ کی
 قبر مکہ معظمہ میں جنت معلیٰ میں ہے۔

جب وقت آپ کے دادا (عبد المطلب) نے انتقال
 کیا اُس وقت آپ آٹھ سال کے تھے۔ اور جبکہ آپ
 اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کو تشریف لگے

تھے اسوقت آپ کی عمر بارہ سال کی تھی اور وقت
 آپ تجارت کے لیے مع میسر و غلام کے حضرت
 خدیجہ کی طرف شام کو تشریف لے گئے تھے۔ اسوقت
 آپ پچیس سال کے تھے۔ اور جس زمانہ میں آپ
 شام سے مراجعت فرما کے حضرت خدیجہ کے
 پاس آئے۔ حضرت خدیجہ نے میسرہ کی زبانی
 بحیرہ اہلب کا قصہ سنا اور بعض بعض کراماتیں
 اور عجائبات جو علامات نبوت سے تھے انکو سنکر
 انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غربت
 اور خویش اپنا کچا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی عمر اسوقت پچیس سال کی تھی۔ اور حضرت خدیجہ
 بنت خویلد کی عمر چالیس سال کی تھی۔

اور آپ کی اولاد سب انہیں کے بطن سے تھیں مگر
ابراہیم کہ وہ ماریہ قبلہ سے تھے۔

آپ کے فرزند و نیکانام - قاسم - طیب - طاهر -
عبداللہ - تھا۔

اور دختر و نیکانام - رقیہ - زینب - ام کلثوم -
فاطمہ - تھا۔

جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرف بہ نبوت و رسالت
ہوئے۔ اُس وقت عمر شریف آپ کی چالیس سال
کی تھی۔ اور مرض موت آپ کو بارہ روز تک لاحق رہا
پنجشنبہ کے دن آپ بیمار ہوئے اور دو شنبہ کے
دن آپ نے انتقال فرمایا۔ باتفاق علماء اُس وقت آپ کی عمر
شریف ترستہ سال کی تھی۔

امام عبد القدر طبری مفسر نے آل عمران کی تفسیر میں لکھا ہے
 کہ بلا خلاف دو شنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا انتقال ہوا۔ اور آجکی ولادت اور رسالت
 بھی دو شنبہ کے روز ہوئی مگر ولادت اور رسالت میں
 اتنا ضرور فرق ہے کہ رسالت ماہ رمضان میں ہے
 اور ولادت اور وفات ربیع الاول میں۔

ابن صلاح نے کہا کہ جس روز آپ کا انتقال ہوا اور روز
 آپ کے صحابہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔

اور آجکی ٹھہرے اسطور سے اسم مبارک گہرا ہوا تھا

اللہ
 محمد رسول

محیط طبری اور زہری اور قتادہ سے روایت ہے
 کہ عورتوں میں سے جو پہلے آنحضرت پر ایمان لائیں

وہ خدیجہ بنت خویلد ہیں کیونکہ رمضان شریف
 میں دو شنبہ کے دن آپ مبعوث ہوئے تھے
 اور اُسی روز وہ ایمان لائیں۔ ہجرت کے تین سال
 پہلے حضرت خدیجہ نے انتقال فرمایا اور اُس وقت
 عمر انکی پینسٹھ سال کی تھی۔

بالغونین سے پہلے جو ایمان لائے وہ ابو بکر صدیق
 ہیں۔ امام نوویؒ نے کہا کہ اُس وقت عمر انکی بیس سال
 کی تھی۔ اور بعضوں نے کہا کہ پندرہ سال کے
 تھے۔ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے پیدا ہونے کے
 قبل ابو بکر صدیقؓ مشرف باسلام ہوئے۔

لڑکونین سے جو پہلے ایمان لائے وہ علی ابن
 ابیطالب ہیں اور وہ اُس وقت دس سال کے

تھے۔ اور علامو نہیں سے پہلے جو ایمان لائے
وہ زید ابن حارثہ ہیں طبری نے کہا کہ اس میں
خلاف نہیں ہے۔

خلیفہ اول کا مختصر حال

نام خلیفہ اول کا عبد اللہ ہے۔ بعضوں نے
کہا عقیق ہے۔ سامرات میں سے کہ قبل
اسلام کے نام اذ نکا عبد رب الکعبہ تھا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ
رکھا۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اَنْتَ عَقِیقٌ مِّنَ النَّکَارِ۔ یعنی
تم دو بچہ سے آزاد ہو گئے۔ پس اوس پر سے

لوگ انکو عتیق پکارنے لگے۔ بعضوں نے
 کہا عتیق اس واسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوبصورت
 تھے۔ کنیت انکی ابوبکر اور لقب انکا صدیق
 ہے۔ اور انکے والد کا نام ابو قحافہ عثمان ہے
 جسروز ابوبکر بزم شرف باسلام ہوئے۔ اون کے
 پاس چالیس درہم تھے۔

عثمان اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن ابن عوف کو
 ابوبکر صدیق نے مسلمان کیا۔ تاریخ الخلفاء میں
 ہے کہ ساتویں جمادی الاخریٰ کو آپ بیمار ہوئے
 اور اٹھ دن جب جمادی الاخریٰ کے باقی رہے تب
 آپ نے انتقال فرمایا۔

نزہۃ المجالس میں ہے کہ بارہویں جمادی الاخریٰ کو

سہ ہجری میں درمیان مغرب و مشاشر شنبہ کو
 آپکا انتقال ہوا۔ اسوقت عمر آپکی ترستھ سال کی تھی
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی پیدائش کے دو سال بعد پیدا ہوئے
 حضرت ابوبکر کے والد ابوقحافہ عثمان فتح مکہ کے دن
 مشرف باسلام ہوئے اور بعد اتمقال حضرت صدیق
 کے انکے والد چھ مہینے اور چند روز زندہ تھے
 اور انکا انتقال مکہ معظمہ میں ۱۲ھ میں ہوا۔
 امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں تہذیب سے نقل کیا
 ہے کہ نووی نے کہا کہ روایت کی ہے حضرت
 ابوبکرؓ نے ایک سو بیالیس حدیثوں کی۔
 اور بیٹ سے صحابہ نے حضرت صدیق سے

حدیثین روایت کی ہیں۔ از انجملہ عمر۔ عثمان و علی
 و ابن عوف و ابن مسعود و خذیفہ و ابن عمر و ابن زبیر
 و ابن عمرو و ابن عباس و انس و زید بن ثابت و ہریر
 بن عازب و ابو ہریرہ و عقبہ بن عامر جہنی و عمران بن
 حصین و عقبہ بن حارث و عبد الرحمن و زید بن ارقم و
 عبد اللہ بن مغفل و ابو ہریرہ سلمی و ابو سعید خدری و ابو
 موسیٰ اشعری و ابو طفیل لثبی و جابر بن عبد اللہ بلالی
 و عائشہ و اسماء بنتین۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 اور خلافت حضرت صدیق کی دو سال تین ماہ تیر روز
 تھی۔ اور انکے ہاتھ پر پہلے بشیر بن سعد انصاری
 نے پھر عمر بن الخطاب نے پھر ابو عبیدہ بن جراح
 نے پھر سعد بن عبادہ نے پھر مجاہد بن ابی انصار

نے بیت کی۔

خلیفہ ثانی کا مختصر تذکرہ

نام انکا عمر بن الخطاب بن نفیل ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب فاروق۔ سب کے پہلے جو امیر المومنین پکارے گئے وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور وہ نبوت کے چھٹھین سال ذی الحجہ میں مشرف باسلام ہوئے وہی نے کہا کہ اسوقت وہ ستائیس سال کے تھے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ اسوقت وہ پچیس سال کے تھے اور دونوں روایتوں میں تطبیق ظاہر ہے۔

اور حضرت عمر فاروق چالیس مردوں اور گیارہ

عورتوں کے اسلام قبول کرنے کے بعد شرف
 باسلام ہوئے۔ اور بعضوں نے کہا وہ اونٹالیس^{۲۳}
 مردوں اور تیس^{۲۴} عورتوں کے بعد اسلام لائے
 اور بعضوں نے کہا کہ پینتالیس مردوں اور گیارہ
 عورتوں کے بعد اسلام لائے۔

اور حضرت عمرؓ نے پانچ سو اونٹالیس حدیثوں کی روایت
 کی ہے۔ اور زبیرؓ الجالیس میں ہے کہ پانچ سو پچیس^{۲۵}
 حدیثوں کی روایت کی ہے۔

اور حضرت عمرؓ سے بہت سے صحابہ نے حدیثوں
 کی روایتیں کی ہیں۔ ازاںجملہ عثمان ابن عفان اور
 علی و طلحہ و زید و ابن عوف و ابن مسعود و ابوذر
 اور عمر ابن عتبہ اور عبداللہ ابن عمر و ابن عباس

وآبن زبیر و انس و ابو ہریرہ و عمر و ابن عاص و ابو
موسیٰ اشجری اور براہر بن عازب اور ابو سعید خدری
ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حضرت عمر کے وقت میں فتوحات بہت ہوئیں۔
اور انکی خلافت ابو بکر صدیق کے انتقال کے بعد
بروز شنبہ ماہ جمادی الاخریٰ ۳۳ھ میں ہوئی۔
قاتل اُنکا ابولولؤہ غلام منبرہ ہے اُسنے حضرت
عمر کے ساتھ تیرہ شخصوں کو اور بی مارا تھا۔ جنہیں
چھ آدمیوں نے انتقال کیا۔

فرمایا حضرت ابن عباس نے کہ ابولولؤہ مجوسی تھا
عمر و ابن میمون نے کہا کہ فرمایا عمرؓ نے احمد اللہ
الذی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام

تذیۃ المجالس میں ہے کہ مغیرہ کے غلام فیروز نام سے
 نماز صبح کے قبل محراب مسجد میں چھپن ذی الحجہ ۳۳
 ہجری کو تین ضرب خنجر کی حضرت عمر کو مارا۔ یکشنبہ کے
 روز آنحضرت کے مزار میں آپ مدفون ہوئے۔

تطبیق یہ ہے کہ ابولؤلؤہ کنیت تھی اور فیروز نام تھا۔
 حبوت آپکا انتقال ہوا اسوقت آپکی عمر تیرہ سٹھ سال کی
 تھی۔ بعضوں نے چھیا سٹھ اور بعضوں نے اکیسٹھ
 اور بعضوں نے ساٹھ سال کی بیان کی ہے۔

واقفی نے اسیکو ترجیح دی ہے۔ اور بعضوں نے
 کہا کہ اونسٹھ اور بعضوں نے کہا پچپن یا چون سال کی
 تھی۔ حضرت عمر کی خلافت دس سال چھ مہینہ اور
 دس شب تھی۔

حضرت عمر کی محراب گئی بالوت واعظاً کمر اتھا۔

خطبہ ثالث کا مختصر ذکر

آپ کا نام عثمان ابن عفان تھا۔ اور آپ کی کنیت ابو عمرو و لقب ذی النورین تھا۔ آپ کو ذی النورین اس لیے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ کی نکاح میں کیے بعد دیگرے آئیں۔ ایک رقیہ۔ دوسری ام کلثوم۔

امام سیوطی نے اور بھی وجہیں بیان کی ہیں اور بعضوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز پروردگار لوگوں کو ایک نور عنایت فرماویگا اور ان کو دو نور اسوجہ سے وہ ذی النورین کے لقب سے مشہور ہوئے اور بعضوں

نے یہ ہی بیان کیا ہے کہ جاہلیت اور اسلام دونوں
زمانہ میں آپ کریم تھے۔

عثمان بہت سے صحابہ کا نام تھا۔ از انجملہ عثمان بن طلحہ
عثمان بن حنیف عثمان بن ابی العاص۔ عثمان بن عامر
والد ابو بکر رضی اللہ عنہ و عثمان بن ملحون ہیں۔ اور والدہ
حضرت عثمان کی اردوی بنت کثر بن ربیعہ ابن حبیب
ابن عبد شمس مسلمان تھیں۔

فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس چار
بیٹیاں ہوتیں اور ایک روایت میں ہے کہ اگر سو بیٹیاں
ہوتیں اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ اگر چار
بیٹیاں ہوتیں تو بیشک میں ایک کے بعد ایک کو عثمان

کے ساتھ نکاح کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ انہیں سے ایک
بھی باقی نہ رہتین۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکا رقیہ سے
ہوا تھا۔ جس کا نام عبداللہ تھا جب عبداللہ چھ سال کے
ہوئے مرغ نے اونکی آنکھ میں منقار (چوچ) مارا۔ اوی
زخم کے صدمہ میں انہوں نے انتقال کیا۔ حضرت رقیہ کا
نکاح عتبہ بن ابی لہب کے نبوت کے قبل ہو چکا تھا اور بعد
نبوت کے جب سورہ تبت پڑا نازل ہوئی تب ابولہب نے
عتبہ کو قسم دیکر طلاق دلوادیا بعد اسکے حضرت عثمان سے
نکاح ہوا بعد انتقال حضرت رقیہ کے حضرت ام کلثوم
سے آپ کا نکاح ہوا۔ اور نبوت کے قبل حضرت ام کلثوم
کا نکاح بھی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ سے

بہائی کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے انکو بھی ابولہب
اپنے بیٹے سے طلاق دلوادیا۔

ابولہب کے پانچ بیٹے تھے۔ نام ان کے عتبہ اور عتیبہ
اور عتاب اور معتب اور معیتب تھے۔

اور ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا۔

حضرت عثمان نے اکیسویں حدیث کی روایت
کی ہے۔ بخاری اور مسلم میں انکی روایت کی احاد
موجود ہیں۔

بعد انتقال حضرت عمر کے تین راتوں کے بعد ۶۳۳ء
میں انکی خلافت ہوئی۔

حضرت عثمان سے زید بن خالد جہنی اور ابن زبیر اور
سائب ابن زید اور انس ابن مالک اور زید ابن ثابت

بہترین
قصیدیں
اور بیاض
۱۵

اور سلمہ ابن الکعب اور ابوامامہ باہلی اور ابن عباس اور
ابن عمر اور عبداللہ ابن مغفل اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ
وغیرہم نے روایت کی ہے۔

جمہ کے روزِ شنبہ ۳۵ھ میں حضرت عثمان کی شہادت
ہوئی۔ قاتل کا نام خوب معلوم نہیں دو شخصوں نے ملکر
قتل کیا۔

تاریخ الخلفاء میں ابن عساکر سے روایت ہے کہ ایک مصری
نے جسے لوگ حمار کہتے تھے آپ کو شہید کیا۔ جمعہ
کے روز اٹھارہویں ذی الحجہ کو حضرت عثمان شہید
ہوئے۔ اور درمیان مغرب و عشا کے بروزِ شنبہ
مقامِ بقیع میں مدفون ہوئے۔ اور بعضوں نے کہا ہے
کہ آپ کی شہادت بروزِ چہار شنبہ اور بعضوں نے

کہا کہ بروز دوشنبہ ہوئی۔ جبوقت آپ شہید ہوئے۔ اُسوقت آپکی عمر بیاسی سال کی تھی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اکاسی سال کی تھی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ چوراسی سال کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ چھیاسی سال کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اٹھاسی یا نواسی سال کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نوے سال کی عمر تھی۔

اور ابن عساکر نے عمر بن عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر امسَّت بِالذِّیْ خَلَقَ فَسَوَّیْ کِبِدَاتِہَا۔

ولایت انکی گیارہ سال گیارہ مہینے چودہ روز تک تھی۔

خلیفہ رابع کا مختصر تذکرہ

نام اُنکا علی رضی اللہ عنہ اور کنیت اُنکی ابو تراب
 و ابو الحسن ہے۔ جبوقت حضرت علی مشرف
 بہ اسلام ہوئے اسوقت عمر اُنکی آٹھ سال کی
 تھی۔ اور بعضوں نے کہا سات سال کی۔ وقت
 تاریخ الخلفاء میں امام سیوطی نے لکھا ہے کہ اسوقت
 وہ دس سال کی تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ
 نو سال کے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جمہ کے روزِ رجب کی
 مہینے میں کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ اُنکی والدہ
 کا نام فاطمہ بنت اسد تھا یہ ابو الحسن مالکی نے فصول

مہمہ میں لکھا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تین سال حضرت خدیجہ کے نکاح کے بعد پیدا ہوئے۔

مجمع الاحباب میں لکھا ہے کہ خلافت حضرت علی کی پانچ سال سے کم تھی۔ اون کے تینوں صاحبزادے حسن و حسین و محمد بن الحنفیہ اون سے روایت کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ محمد بن الحنفیہ تابعی ہیں۔ بخلاف حسنین کے کہ وہ صحابی ہیں۔

بہت سے صحابہ نے اون سے حدیثوں کی روایت کی۔ از انجملہ ابن مسعود و ابن عباس و ابو موسیٰ و ابن عمر و ابن الزبیر و ابو سعید و زید بن ارقم و جابر

بن عبد اللہ والہ الامامہ والہ ہریرہ وغیرہم ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

محل صحابہ جو کلاہن سے روایت حدیثوں کی کرتے

ہیں وہ بائیس آدمی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ

کو کوفہ میں عبد الرحمن بن العجم مرادی نے شہید

کیا۔ اور یہ شہادت شب جمعہ ستائیس رمضان

شکریہ میں واقع ہوئی۔

آپ کے مدفن میں بڑا اختلاف ہے ابو بکر بن

عیاش نے کہا کہ پوشیدہ کی گئی حضرت علی کی

قبر تاکہ خوارج لوگ کہو نہ الدین اور شریک نے

کہا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ انکی نعش کو مدینہ منورہ

میں لائے (صلی اللہ وسلم علی صاحبہا) مہر دے

کہا کہ پہلے جسکی نعش ایک قبر سے دوسری قبر کی
 طرف نقل کی گئی وہ علیؑ ہیں۔ ابن عساکر نے کہا کہ
 آپ کی نعش کو بعد شہادت کے لوگ مدینہ طیبہ کی طرف
 لے چلے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار
 شریف میں دفن کریں۔ راہ میں اونٹ مع نعش کے
 غائب ہو گیا کچھ سپاہی چلا کہ کہاں گیا۔

عراقی لوگ اسدی واسطے کہتے ہیں کہ وہ بادل میں ہیں۔
 بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ بلا دھڑے میں چلا گیا تھا
 وہاں کے لوگوں نے اُنکو وہیں دفن کیا اہل سنت
 کے نزدیک آپ کا دفن کوفہ میں اور شیعوں کے نزدیک
 نجف میں اور خوارج کے نزدیک بادل میں اور بعضوں
 کے نزدیک بلا دھڑے میں ہے اور بعضوں کو

نزدیک بنی ہی نہیں غرض یہ کہ آپ کے مدفن میں
بڑا اختلاف ہے۔ والعم عند اللہ۔ مگر شہادت
آپ کی بلا خلاف کوفہ میں ہوئی۔

جبوقت آپ شہید ہوئے اسوقت عمر آپ کی پینسٹھ
سال کی تھی۔ اور بعضوں کے نزدیک چونسٹھ
اور بعضوں کے نزدیک پینسٹھ اور بعضوں کے
نزدیک ستاون اور بعضوں کے نزدیک اٹھاون
سال کی تھی۔ اور آپ نے باخجو چھپاسی حدیثوں کی
روایت کی ہے۔ جیسا کہ نزہۃ المجالس اور تہذیب
اور تاریخ الخلفاء میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چالیس آدمیوں کی قوت
تھی۔ ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ حضرت

علی کی انگوٹھی پر نعم القادس اللہ اور دوسری
 روایت میں ہے کہ الملائکۃ للہ کہہ رہے تھے۔
 محی الدین بن العربی رحمہ اللہ نے مسامرات الاہرار
 میں لکھا ہے کہ آپ کی انگوٹھی پر سبی اللہ مخلصا
 لکھا تھا۔

ذکر حسن ابن علیؑ

حسن ابن علیؑ پانچویں رمضان ۳۰ھ ہجری میں پیدا
 ہوئے اور ماہ ربیع الاول ۴۰ھ ہجری میں انہوں نے
 خلافت چھوڑی۔ بعضوں نے کہا کہ ماہ ربیع الآخر
 میں اور بعضوں نے کہا کہ ماہ جمادی الاول میں خلا
 ف چھوڑی۔

مناقبِ خلفاءِ اربعہ

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کعبہ محمد و ثنا کے فرمایا کہ ابو بکر صدیقؓ کہاں ہیں۔ ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں حاضر ہوں اب نے فرمایا میرے نزدیک آؤ جب وہ نزدیک آئے تب آپؐ نے آنکھو اپنے سینہ مبارک کے لگایا اور اونکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور پاؤں بلند فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ یہ ابو بکر صدیقؓ شیخ المہاجرین والانصار ہیں یہ ہمارے صاحب اور دوست ہیں میری تصدیق کی انہوں نے اس وقت کہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور

جگہ دی مجھے جسوقت کہ لوگوں نے مجھے نکال دیا
 یہ وہ ہیں کہ مجھے پروردگار نے حکم دیا کہ نہ اون
 میں انکو اپنا باپ دنیا میں اور آخرت میں اپنا دوست
 اور مواساة کی میر سے ساتھ اپنی جان و مال سے
 اور میر سے کسیے بلال کو خریدا۔ پس اسے جو غضب
 رکھے اُس پر لعنت اللہ کی ہے اور اللہ اُس سے
 بدی ہے اور میں اس سے بدی ہوں۔ پس
 جو چاہے کہ بیزار ہو اللہ سے اور مجھ سے اُسے
 چاہیے کہ بیزار ہو ابو بکر اور عمر سے رضی اللہ عنہما
 اور چاہیے کہ اس خبر کو حاضر غائب کو پہونچا دیوے
 پھر فرمایا آپ نے کہ کہاں ہیں عمر بن الخطاب
 پس یہ کو دکر کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ

میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک
 اوجب نزدیک آئے تب آپ نے انکو اپنے
 سینہ مبارک سے لگایا اور انکی دونوں آنکھوں
 کے درمیان میں بوسہ دیا اور باوازلہ زبذآب نے
 پکارا ایما شہ المسلمین (اسے گروہ سلیمانوس کے)
 یہ عمر بن الخطابؓ شیخ المهاجرین والانصار ہیں
 یہ وہ شخص ہیں کہ اللہ نے ان کے دل و زبان پر
 حق کو نازل فرمایا یہ وہ ہیں کہ حق بات کہتی ہیں اگرچہ
 تلخ ہو لیں جو اسے بغض رکھیگا اوسے لعنت اللہ
 کی ہے اور اللہ اس سے بری ہے اور میں اس
 سے بری ہوں۔

پھر فرمایا آپ نے کہا ان میں عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں
 حاضر ہوں تب آپ نے فرمایا میرے نزدیک
 آؤ۔ جب وہ نزدیک آئے تب آپ نے انکو
 اپنے سینہ مبارک سے لگایا۔ اور درمیان
 اونکی دونوں آنکھوں کے بوسہ دیا اور فرمایا کہ
 اے گروہ مسلمانوں کی یہ عثمان بن عفان
 والا نصاریٰ ہیں۔ یہ وہ ہیں کہ حکم کیا مجھے اللہ نے
 کہ بناؤں میں انہیں سداور و اما د اور اگر میرے
 پاس ہوتی تیسری لڑکی تو البتہ میں اسکا نکاح بھی
 انکے ساتھ کر دیتا۔ پس انسے بعض رکھنے والے
 برکت اللہ کی ہے اور لعنت لعنت کر نیوالوں
 کی ہے۔

پھر فرمایا اب سے کہاں ہیں علی بن ابی طالبؑ
 انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپؐ
 فرمایا نزدیک آؤ جب نزدیک آئے تب انہیں
 آپؐ اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور انکی
 دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور
 باواز بلند پکارا کہ اے مسلمانوں کے گروہ
 یہ علی بن ابی طالبؑ شیخ المہاجرین والا انصار
 ہیں۔ یہ میرے چچا زاد بھائی اور میرے داماد
 و میرے گوشت اور میرے خون ہیں یہ مجھے
 سختیوں کے دور کرنے والے ہیں یہ اللہ کے
 شیر اور خدا کے دشمن کے لیے زمین پر تلوار ہیں
 ہیں جو انے نبض رکھے او سپر لعنت اللہ کی

اور لعنت لعنت کر نوالون کی ہے اور اللہ اس
 بری ہے اور میں اس سے بری ہوں پس جو جائے
 کہ اللہ سے اور مجھے بیزار ہو پس جائیکہ بیزار
 ہو علی بن ابیطالب سے کذا فی السنہ -

مناقب عشرہ مبشرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے
 باپ (ابو بکر صدیق) کے رفیق جنت میں ابراہیم
 علیہ السلام ہوں گے اور عمر کے رفیق جنت میں
 نوح علیہ السلام ہوں گے -
 اور عثمان کا رفیق جنت میں ہوں گا -

اور علی کے رفیق جنت میں یحییٰ بن زکریا ہو گئے
 اور یونس کے رفیق جنت میں داؤد علیہ السلام
 ہوں گے۔

اور زبیر کے رفیق جنت میں اسمعیل علیہ السلام
 ہوں گے۔

اور سعد بن ابی وقاص کے رفیق جنت میں سلیمان
 علیہ السلام ہوں گے۔

اور سعید بن زید کے رفیق جنت میں موسیٰ علیہ
 السلام ہوں گے۔

اور عبد الرحمن بن عوف کے رفیق جنت میں
 عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

اور ابو عبیدہ بن جراح کے رفیق جنت میں ادریس

علیہ السلام ہوں گے۔

پھر فرمایا آپ نے اسی عائشہ بن سیدہ المسلمین
(سردار رسولوں کا) ہوں۔ اور یاب تمہارے
ابوبکر صدیق تمام صدیقوں سے افضل ہیں اور
تم اُمّ المؤمنین یعنی مومنوں کی ماں ہو۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے حال پر
سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہیں۔ اور

اسلام میں سب سے زیادہ قوی عمر ہیں اور سب
سے زیادہ حیا دار و خندان ہیں۔ اور افضلیٰ یعنی
سب سے زیادہ قضا کے جاننے والے علی ہیں۔
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے
 لیے حواری تھی اور میرے حواری طلحہ و زبیر
 ہیں۔ اور فرمایا جہان ہون سعد بن ابی وقاص رض
 پس ملو ان کے ساتھ۔ اور فرمایا سعید بن زید پروردگار
 کے دوستوں میں سے ہیں۔ اور عبد الرحمن بن عوف
 پروردگار کے تاجروں میں سے ہیں اور ابو
 عبیدہ بن جراح خدا کے امین ہیں۔
 اور ہر نبی کے لیے بھید کے جاننے والے
 تھے اور میرے بھید کے جاننے والے
 معاویہ ہیں۔ پس جو محبت رکھے گا ان لوگوں سے
 بیشک نجات پاویگا۔ اور جو اسے بغض رکھے گا
 بیشک ہلاک ہوگا۔

حال عشرہ مبشرہ کا

انہیں سے ایک طلحہ بن جنکی کنیت ابو محمد کے
 اور انکی مان کا نام صفیہ ہے وہ مسلمان تھیں۔
 لقب طلحہ کا طلحہ النخیر اور طلحہ الجود اور طلحہ الفیاض
 ہے۔ محب طبری نے کہا کہ طلحہ شہید ہے
 سلمہ حبرہ بن

دوسرے زبیر ابن العوام بن کنیت انکی ابو عبد اللہ
 ہے۔ اور انکی مان کا نام صفیہ بنت عبد المطلب کے
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہو بھی تھیں
 جب زبیر اسلام لائے اسوقت انکی عمر سولہ سال
 کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھارہ سال کی۔

پہلے اسلام میں جہاد کے لیے جسے تلوار پہنچی
وہ زبیر ہیں۔ زبیر شہید ہوئے ۳۳ھ میں بیت
عمران کی ۶۷ سال کی تھی۔

تیسرے عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ ان کا نام
جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا اور بعضوں نے کہا عبد الحارث
اور بعضوں نے عبد عمرو کہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد
الرحمن رکھا۔ ساٹھ سال ان کے جاہلیت میں
گزرے اور ساٹھ سال اسلام میں۔ عبد الرحمن
ابن عوف کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی ہے۔ اور روایت کی انہوں
۶۵ حدیثوں کی۔ اور انتقال ہوا ان کا ۸۷ھ میں

نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ وہ پچھتر سال کے
تھے مگر حساب کرنے سے اکیسویس سال کی
عمر ہوتی ہے۔ فافہم۔

چوتھے سعد بن ابی وقاص بن کنیت انکی ابو اسحق
ہے اور انکے دونوں بہائی عامر اور عمیر مسلمان
تھے۔

جب سعد اسلام سے مشرف ہوئے اُس وقت
عمر انکی سترہ سال کی تھی اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص ہزار سوار کے مقابلہ میں
تھے انتقال ہوا انکا عقیقہ بین جو دینہ منورہ سے
دس میل ہے۔ اور عمر انکی ساٹھ سال کی تھی۔

انتقال ہوا انکا سہ ماہی میں اور روایت کی انہوں
دوسو ستر حدیثوں کی۔

پانچویں سعید بن زید بن کنیت انکی ابو العادری تھی۔
انتقال فرمایا سعید نے عقیق میں اور دفن ہوئے
مدینہ منورہ میں سنہ ۳۵ھ میں اور روایت کی انہوں نے
اڑتالیس حدیثوں کی۔

چھٹیں ابو عبیدہ بن جراح بن نام انکا جاہلیت اور
اسلام میں عامر تھا۔ اور ابو عبیدہ کنیت انکی تھی۔
انتقال ہوا انکا حضرت عمر کی خلافت میں سنہ ۳۵ھ میں۔
اور اس وقت عمر انکی اٹھاون سال کی تھی۔ اور عشرہ مبشرہ
سے چار صحابیوں کا حال اوپر مذکور ہوا وہ حضرت ابو بکر
صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی

رضی اللہ عنہم اجمعین میں -

حال حمزہ و عباس رضی اللہ عنہما کا

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال بڑھے تھے اور شرح مہذب میں لکھا ہے کہ دو سال یا تین سال بڑھے تھے۔ انتقال فرمایا حضرت عباس نے ۳۲ھ میں اور شرح مہذب میں ہے کہ بعضوں نے لکھا کہ انتقال ہوا ۳۴ھ میں اس وقت وہ اٹھاسی سال کے تھے اور یقین میں دفن ہوئے۔ اور عباس بن مرواس بھی صحابہ تھے اور انکی بھی قبر یقین میں ہے۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپ کے رضاعی
 بھائی بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے بارہ چچا تھے۔ اسلام لائے حمزہ
 نبوت کے دوسرے سال اور شہید ہوئے جنگ
 احزاب میں ۳۱ھ میں یعنی ہجرت کے تیسرے
 بعد شہید ہوئے۔ اس وقت عمر انہی ۵۹ سال کی
 تھی۔ اور حمزہ بن عمر و اسلمی بھی صحابی تھے۔

مختصر ذکر تعداد احادیث مرویہ از اہل اصحابہ

مسامرات میں ہے کہ ابوبکر صدیق نے روایت
 کی ۱۳۲ حدیثوں کی۔

اور روایت کی عمر بن خطاب نے ۵۳۲ حدیثوں کی۔
 اور عثمان بن عفان نے ۱۴۶ حدیثوں کی۔
 اور علی بن ابیطالب نے ۵۸۶ حدیثوں کی۔
 اور سعد بن ابی وقاص نے ۲۷۱ حدیثوں کی۔
 اور زبیر بن العوام نے ۳۸ حدیثوں کی۔
 اور طلحہ بن عبید اللہ نے ۳۸ حدیثوں کی۔
 اور ابو عبیدہ بن جراح نے ۱۴ حدیثوں کی۔
 اور عبد الرحمن بن عوف نے ۶۵ حدیثوں کی۔
 اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے ۴۸ حدیثوں کی۔

اور انس بن مالک نے ۲۲۸۶ حدیثوں کی۔
 اور عبد اللہ بن عباس نے ۱۶۶۰ حدیثوں کی۔

اور اسامہ بن زید مولیٰ رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔

اور ثوبان مولیٰ رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔

اور ابو ذر غفاری مولیٰ رسول اللہ نے ۶۸ حدیثوں کی۔

اور سلمان فارسی نے ۶۰ حدیثوں کی۔

اور عباس بن عبد المطلب نے ۳۵ حدیثوں کی۔

اور عبد اللہ بن جعفر نے ۲۵ حدیثوں کی۔

اور فضل بن عباس نے ۲۲ حدیثوں کی۔

اور شعبہ مولیٰ رسول اللہ نے ۱۴ حدیثوں کی۔

اور حسن بن علی نے ۱۳ حدیثوں کی۔

اور حسین بن علی نے ۸ حدیثوں کی۔

اور سلمیٰ مولیٰ رسول اللہ نے ۷ حدیثوں کی۔

اور زید بن حارثہ مولیٰ رسول اللہ نے ۴ حدیثوں کی۔

۳	حدیثوں کی۔	اور عبید مولیٰ رسول اللہ نے
۳	حدیثوں کی۔	اور احمد مولیٰ رسول اللہ نے
۴	حدیثوں کی۔	اور ابو سلمیٰ راغی رسول اللہ نے
۱	حدیث کی۔	اور مہران مولیٰ رسول اللہ نے
۱	حدیث کی	کیسا مولیٰ رسول اللہ نے
۱	حدیث کی	اور ابوشاہد مولیٰ رسول اللہ نے

۱	حدیث کی۔	اور حضرت خدیجہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے
۱	حدیث کی۔	اور حضرت حمزہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا نے
۴	حدیثوں کی۔	اور عقیل بن ابی طالب نے
۲۲۱۰	حدیثوں کی۔	اور حضرت عائشہ اُم المؤمنین نے
۳۷۸	حدیثوں کی۔	اور ام سلمہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے

حدیثوں کی	۷۶	میمونہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۶۰	حفصہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۴۶	ام ہانی بنت ابی طالبؓ نے
حدیثوں کی	۱۸	حضرت فاطمہ زہراءؓ نے
حدیثوں کی	۱۰	زینب بنت جحش ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۱۱	ضماعہ بنت زبیرؓ نے
حدیثوں کی	۱۰	صفیہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۱۷	جویریہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۵	سودہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۲	میمونہ بنت ابی لہبؓ نے

متفق علیہ نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
 ابن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب
 ابن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
 ابن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

حضرات عشرہ مبشرہ کا نسب بالاختصار

ان لوگوں کا نسب وہاں تک بیان کیا جاوے گا کہ جہاں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے ان لوگوں کا نسب
 ملتا ہے یعنی نسب صحابہ کا اوس نام تک ذکر کر کے اکتفا
 کیا جاوے گا کہ جس نام میں نسب مجتمع ہوگا۔ جیسے نام قصی کا
 ہے کہ عبد الرحمن بن عوف کا نسب اسی نام میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے نسب سے ملتا ہے۔ جیسے اوس نام میں اجتماع
 نسبین ہوتا ہے۔

جو لوگ کہ قریب النسب ہیں انکا ذکر بہ ترتیب کیے لے
 دیکرے کیا جاوے گا۔ اور سب سے زیادہ قریب النسب
 حضرت علی ہیں۔

نسب حضرت علی کا

علی بن ابیطالب عبد مناف بن عبد المطلب -
 اور عبید النسب حضرت عثمان ہیں۔

نسب حضرت عثمان کا

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
 بن عبد مناف۔

اور ان سے عبید زبیر اور عبد الرحمن ہیں۔

نسب زبیر کا

زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قحطی

نسب عبدالرحمن کا

عبدالرحمن بن عوف بن عبدعوف بن حارث بن
زہرہ بن قصی —

اور ان دونوں بزرگواروں سے زیادہ بعید النسب
سعد بن ابی وقاص ہیں —

نسب سعد بن ابی وقاص کا

سعد بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن کعب بن
زہرہ بن کلاب —

اور ان سے بعید النسب زیادہ ابوبکر صدیق اور طلحہ ہیں

نسب ابوبکر صدیق کا

ابوبکر صدیق عتیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو

نسب طلحہ کا

طارق بن عبد اللہ بن عثمان بن عمرو - اور وہی
 کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن - اور ارون
 دونوں بزرگواروں سے بعد النسب حضرت
 عمر و سعید بن -

نسب حضرت عمر کا

عمر بن خطاب بن نفیل -

نسب سعید کا

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل -

اور نفیل وہی عبد الغزی بن رباح عبد اللہ بن قحط

ابن زراع بن عدی بن کعب بن - اور اسے

بعد النسب ابو عبیدہ بن -

نسب ابو عبیدہ کا

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن الجراح بن کعب بن خنیسہ
ابن حارث بن فہر۔

نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا

آمنہ بنت وہب بن مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔

نسب آنحضرت کی رضاعی والدہ کا

اور وہ حایمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب عبد اللہ بن حارث
ابن شیحہ بن جابر بن راحہ بن ناصر بن سعید بن کبیر بن
ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن حفصہ بن قیس بن
غیلان بن مضر بن - رضی اللہ عنہما۔

نسب آنحضرت کی رضاعی والدہ کا

اور وہ حارث بن عبد العزیٰ بن رفاعة بن فلان بن
ناصر بن سعید بن کبیر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ

ابن حفصہ بن قیس بن غیلان بن مضر۔

تحقیق بعض اہل صحابہ و علمائے کرام

واضح ہو کہ اکثر صحابہ کرام و علمائے اعلام کینتون کے
ساتھ معروف و مشہور ہیں۔ اسلامی فقیر نے ان کے
ناموں کو برائے توضیح یہاں پر نزہۃ المجالس سے
نقل کر کے تحفہ ناظرین کیا۔

ابو ایوب انصاری کا نام خالد بن زید تھا۔ قبر اہل روم میں
ابو بزرہ اسلمی کا نام فضلہ تھا۔

ابو موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس تھا۔
ابو حنیفہ کا نام وہب بن عبد اللہ تھا۔

ابو الجعد کا نام افلح تھا جو حضرت عائشہ رضائی چچا تھے۔
ابو بکرہ کا نام نفیع تھا۔ بصرہ میں وہ مدفون ہیں۔

ابو الدرداء کا نام عموکیر بن مالک تھا۔ شرح مہذب میں
 لکھا ہے کہ ابو الدرداء فقیہ تھی۔ اور دمشق میں حضرت
 عثمان کی طرف سے قاضی تھے۔ انتقال ہوا ان کا سن ۳۲ھ
 ابو ذر کا نام جندب بن جنادہ تھا۔

ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک تھا۔

ابو طلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تھا۔

ابو قتادہ کا نام حارث تھا۔ بعضوں نے کہا نعمان تھا

ابو یزید کا نام بلال تھا۔ بعضوں نے کہا داؤد تھا

اور وہ جنگ بدر میں حاضر تھی۔ مہجرات میں لکھا ہے

کہ نام اون کا سنان تھا۔

ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمن تھا اور بعضوں نے کہا شمس

ابو امامہ کا نام صدی تھا۔ روایت کی انہوں نے

ایک سو پچاس حدیثوں کی -

ابو تراب نخشب کا نام عسکر تھا۔ شہر نخشب میں اونکا انتقال ہوا ۲۴ھ میں -

ابو زرعه حافظ کا نام عبداللہ بن عبدالکریم تھا۔
ابو سلیمان وارانہ کا نام عبدالرحمن تھا۔ اونکا انتقال ہوا ۲۱ھ میں -

ابو یزید بسطامی کا نام طیفوز بن عیسیٰ تھا۔
انتقال فرمایا انہوں نے ۲۶ھ میں -

ابو علی روزباری کا نام محمد بن احمد تھا۔ روز بار
ایک گاؤں پر تعداد میں۔ انتقال ہوا ۲۳ھ میں -

ابو عبد الرحمن سلمیٰ کا نام حسین بن محمد تھا۔ انتقال
فرمایا انہوں نے ۲۲ھ میں -

امام ابو حنیفہ کا نام نعمان بن ثابت تھا۔ انتقال فرمایا
 انھوں نے بعد از دین ۱۵۰ھ میں۔ اور عمر اون کی
 اوس وقت ۹۰ سال کی تھی۔ بلا خلاف وہ تابعی ہیں۔
 جس جگہ آپ نے انتقال فرمایا اوس جگہ پر آپ نے
 چھ ہزار ختم قرآن شریف پڑھا۔ اور ایک روایت
 میں ہے کہ سات ہزار ختم پڑھے۔

امام مالک کا انتقال ہوا ۱۶۹ھ میں۔ موٹا
 شریف اون کی تصنیفات سے یادگار ہر اکثرون
 نے اوسکو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے۔

امام شافعی کا نام محمد بن ادریس ہے۔ پیدائش
 اون کی ۱۵۰ھ میں ہے اور وفات اون کی
 ۲۰۴ھ میں ہوئی۔ عمر اون کی چوتھ سال کی تھی۔

امام احمد بن حنبل کا انتقال ہوا ۲۴۱ھ میں۔

امام بخاری کا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم تھا۔ بخاری کو بخاری سے ستر ہزار آدمیوں نے سنا۔ اور انکی مجلس میں بیس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے اور روایت کی اونسے ترمذی اور نسائی نے۔

محمد بن بشار نے (جو امام بخاری کے اُستاد ہیں) کہا کہ حفاظ دنیا کے چار ہیں۔ نیشاپور میں مسلم اور بخاری میں امام بخاری۔ اور رے میں ابو ذر عہ حافظ۔ سمرقند میں دارمی یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن امام مسلم بن الحجاج نیشاپوری کا انتقال ہوا ۲۶۱ھ میں۔

امام ترمذی کا نام محمد بن عیسیٰ تھا۔ انکا انتقال ہوا ۲۷۹ھ میں۔

امام نسائی کا نام احمد بن شعیب ہی اونکا انتقال ہوا
سلسلہ ۲۷۷ھ میں۔

ابوداؤد کا نام سلیمان انکا انتقال ہوا بصرہ میں ۲۷۷ھ میں۔

ابن ماجہ کا نام محمد بن یزید ہی انکا انتقال ہوا ۲۹۳ھ میں۔

طبرانی کا نام سلیمان بن احمد ہے آون کے ہزار

استاد پچھے۔ طبرانی منسوب ہی طبرہ کی طرف

جو ایک گاؤں بلاد صفد میں ہے۔ شہر اصفہان میں

اونکا انتقال ہوا ۳۳۳ھ میں۔

بزار کا نام احمد بن عمرو ہی۔ رملہ میں اونکا انتقال ہوا

۳۴۲ھ میں۔

ابن ابی الدنیا محدث کا نام عبد اللہ بن محمد تھا اونکا

انتقال ہوا ۳۸۱ھ میں۔

یہی محدث کا نام احمد بن حسین ہے اور کا انتقال
ہوا ۱۵۸ھ میں۔

ماورومی کا نام علی بن محمد ہے اور کا انتقال ہوا ۱۶۲ھ میں
ابو منصور بغدادی استواء کا نام عبد القادر بن
طاهر تھا۔ اُن کا انتقال ہوا ۲۹۷ھ میں۔

خطابی کا نام احمد ہے اور کا انتقال ہوا ۳۰۸ھ میں
امام قشیری کا نام عبد الکرم ہے اور کا انتقال
ہوا ۳۶۵ھ میں۔

دارقطنی کا نام علی ہے بغدادی اُن کا انتقال
ہوا ۳۳۵ھ میں۔

بقوی مفسر کا نام حسین ابن مسعود ہے اور کا
انتقال ہوا ۱۵۸ھ میں۔

قائم بنی ابو الطیب کا نام طاہر بن عبد اللہ ہے
 اور لکھا انتقال ہوا ۵۸۰ھ میں انکی عمر ایک سو دو سال
 کی تھی۔

امام غزالی کا نام محمد بن محمد بن محمد ہے اور لکھا
 انتقال ہوا ۵۸۰ھ میں۔

محب طبری کا نام احمد بن عبد اللہ اور لکھا انتقال
 ہوا ۵۸۶ھ میں۔

امام رافعی کا نام عبد الکرم بن محمد ہے اور لکھا
 انتقال ہوا ۶۲۳ھ میں۔

امام رازی کا نام محمد بن عمرو ہے۔ رازی
 منسوب ہے رے کی طرف۔ جیسے بغوی
 منسوب ہے بغشور کی طرف اور لکھا انتقال ہوا ۶۰۶ھ میں

ابن صلاح کا نام عثمان بن عبد الرحمن ہے
 انہوں نے کہا کہ کوئی گناہ صغیرہ میں نے اپنی
 عمر میں نہ کی۔ اور انکا انتقال ہوا ۶۴۲ھ میں۔
 ابن عبد السلام کا نام عبد العزیز تھا اور انکا
 انتقال ہوا ۶۰۶ھ میں۔

امام نووی کا نام یحییٰ تھا اور انکا انتقال ہوا ۶۳۲ھ میں۔
 سہروردی کا نام عمر بن محمد ہے عوارف
 المعارف علم تصوف میں اور انکی یادگار ہے۔
 اور انکا انتقال ہوا ۶۳۲ھ میں۔

امام قرطبی کا نام محمد بن احمد ہے۔ اور انکا
 انتقال ہوا ۶۷۱ھ میں۔

ابن رفعہ کا نام احمد بن محمد ہے اور انکا انتقال

ہوا ۱۶۱۰ھ میں۔

امام سبکی کا نام علی بن عبد الکا فی ہے اور انکا انتقال ہوا ۱۵۱۰ھ میں۔

اسنوی کا نام عبد الرحیم ہے اور انکا انتقال ہوا ۱۵۱۰ھ میں۔

امام یافعی کا نام عبد الدے ہے مکہ میں اور انکا انتقال ہوا ۶۸۰ھ میں۔

اصفونی کا نام عبد الرحمن ہے اور انکا انتقال ہوا ۱۵۱۰ھ میں۔

بلقینی کا نام عمر بن رسلان ہے اور انکا انتقال ہوا ۱۵۱۰ھ میں۔

دیسری کا نام محمد بن موسیٰ ہے اور انکا انتقال

ہوا ستمہ مرین۔

حصنی کا نام ابو بکر ہی اور نکاح انتقال ہوا ستمہ مرین
والد اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

سطرے چند از کات سطور ابو البشر۔
صانہ المد تعالیٰ عن الضرر والخطر۔

یہ رسالہ موسوم بہ لب التواریخ جسکی کتابت
ابھی ابھی میرے قلم سے اختتام کو پہنچی۔
ایک دلپسند چھوٹا سا تواریخی رسالہ ہے جسکی
بنا معتبر مشہر کتابوں کی مضبوط روایتوں
مستحکم کی گئی۔ باوجود اختصار کے یہ رسالہ

جمیع انبیاء علیہم السلام کے احوال کو حاوی و
 محیط ہے۔ الحق ہمارے محب۔ نوجوان
 مولف۔ مولوی حافظ عبدالاول نے اپنی تھوری
 سی محنت اور وقت صرف کر کے اس رسالہ کو
 تیار کیا جو ہمیشہ ایک یادگار رہے گا۔ خداوند تعالیٰ
 مولف کو جزا اور مولف کو مقبولیت۔ کاتب کو اجر
 ناظرین کو منفعت عطا فرمائے آمین ثم آمین
 ماہ صفر ۱۳۰۹ھ

خاتمة الطبع

المحمد و المنہ کتاب ہذا مطبع اعظم المطابع جونپور
 میں حسب احکم جناب مولوی محمد محسن صاحب
 مالک مطبع کے ماہ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ میں چھاپی گئی